(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

سات طلاقوں کی کہانیاں

(از)

جناب حکیم خواجہ سید ناصر نذیر صاحب فراق دہلوی
جانشین خواجہ میر دردؒ

ناشر

شاہجہانی بک ایجنسی دہلی

مطبوعہ ادریس المطابع دہلی

طبع اول

هوالناصر

تمہید

اب سے ۳۰۰ برس پہلے پرانی دِلّی بستی تھی، کیونکہ شاہجہاں شہنشاہ ہندوستان کے دورِ سلطنت میں کچھ دیر تھی، جلال الدین رحلت کر کے اکبرآباد میں دفن ہو چکے تھے۔ نورالدین جہانگیر کی عملداری تھی، اور دِلی میں جہانگیر کی طرف سے اُن کا نائب رہتا تھا۔ اور سب انتظام سب بندوبست بالکل ٹھیک رہتے تھے، البتہ میونسپل کمیٹی نہ تھی۔ جس کے انتظام سے بازار اور گلی در گلی رات کو لالٹینیں روشن ہوا کرتیں اور لوگ اندھیری رات میں ٹھوکریں کھاتے نہ چلاکرتے۔ رات

کوتوال کا عملہ اور کوتوال گلی گلی کوچہ کوچہ چکر لگاتا تھا۔ چوکیدار ساری رات "جاگتے" پھرتے تھے، خبردار ہوشیار جاگتے رہو۔ اندھیری چھا رہی ہے، اچکے اٹھائی گیرے چور چکار لگے ہوئے ہیں، جو سوئیگا پچتائیگا اور صبح کوتوالی میں روتا آئیگا، اور اگر کہیگا، رات کو اس شخص کے گھر میں کوئل لگ گئی، کنواری بیٹی کے لیئے جہیز سازی عمر میں جوڑا تھا رات کو نامراد چور سب لے گئے اسی طرح عاقل بیگ خاں ترک جو دلی کا کوتوال تھا گھوڑے پر سوار ہوکر روند کو اٹھا اور چکر لگاتا ہوا وہ چوک میں پہنچا تو اس نے دیکھا دورویہ دکانیں بند پڑی ہیں اور قلعہ معلیٰ سے قصر سفید تک سناٹا ہے، خیر المنازل مسجد کے کواڑ بند ہیں چاروں طرف اندھیری چھائی ہوئی ہے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں دور دور سے آرہی ہیں۔ سات آدمی سفید پوش بیچ سڑک میں کھڑے ہیں۔

عاقل بیگ خاں کوتوال - تم کون ہو اور یہاں اسوقت کیوں کھڑے ہو - مگر اُن سفید پوش میں سے ایک نے بھی جواب نہ دیا

عاقل بیگ خاں - ہوں، ہوں کہتے ہی مشعلچی نے چقماق سے آگ جھاڑ کر جھٹ پٹ مشعل جلائی اور کوتوال اور سپاہیوں نے دیکھا - سات عورتیں برقع اوڑھے - سمٹی سمٹائی کھڑی ہیں -

کوتوال - گھوڑا بڑھا کر، مائی تم کون ہو - اِس گھپ اندھیرے میں چوک کے اندر تمہارا کیا کام ہے -

اُن عورتوں میں سے ایک عورت - حضور ہم اپنی بپتا کیا کہیں - ہم سات دکھیا عورتیں، نہ ہمارے میکہ ہے نہ سسرال ہے - چرخہ کات کات کر اور سوت بیچ بیچ کر اپنے دن کاٹ رہے ہیں - سید واڑہ میں ایک روپیہ مہینہ پر سب نے مِل جل کر ایک مکان لے لیا ہے اُس میں

رہتے ہیں ہم بہت باریک سوت کاتتے ہیں وہ تو غیا کہلاتا
ہے۔ گاہک اُسے اللہ آمین کر کے لیتے ہیں۔ مگر ہم سب تھوڑی تھوڑی
پردہ والیاں ہیں۔ آپ سوت بیچنے بازار میں نہیں جاتے
ہیں۔ ایک عورت کی معرفت اپنا سوت بازار میں بھیج دیتے
ہیں۔ مگر وہ عورت بڑی چالاک ہے۔ آدھے دام .....
ہمیں دیتی ہے۔ ہم اُلجھ اُلجھ کر رہ جاتے ہیں۔ مگر کچھ بس
نہیں چلتا جو اُس کے ٹکلے کے سے بل نکالیں۔ صلاح آج ہم سب نے
یہ صلاح کی کہ آپ بازار چلیں اور سوت اچھے مول بیچ
آئیں۔ اسلیئے مغرب کی نماز پڑھ کر ہم نے اپنے گھر کو قفل
لگایا اور بازار کے ارادہ سے برقع اوڑھ کر چلے تو گلی
سے نکلتے ہی مردوے نگوڑے ملے۔ ہم نے گھر سے
پاؤں کبھی کاہے کو رکھا تھا، مردوں کو دیکھ کر ہوا ہو گئے پڑا
اُلٹے قدموں گھر آ گئے۔ پھر رات کے آٹھ بجے پر نو بجے

رات کے گھر سے نکلے اور ہمیں مردوے ملے اور ہم بلا کر گھر پلٹ گئے۔ پھر ہم نے کہلات کے بارہ بجے جب سب گلیاں سنسان ہو جائیں اور مردوے اپنے گھروں کو چلے جائیں۔ اُسوقت چوک میں چل کر اپنے سوت کا سودا کرو، بھیتا میں تمہارے واری جاؤں بارہ بجے رات سے اب رات کے دو بج گئے سارے چوک میں ہم دھکے کھاتے پھر رہے ہیں، کوئی گاہک ملتا ہی نہیں، جس کے ہاتھ سوت بیچیں۔ اور نگوڑا سیدواڑہ ہمارا محلہ بھی جنے کدھر گیا۔ حق حیران ٹپہ ٹوئیاں مارتے پھرتے ہیں۔

کوتوال۔ حسین خان برقنداز! دیکھو تو ان کے پاس سوت ہے، برقنداز آگے بڑھکر ایک عورت کے ہاتھ سے سوت کی انٹیاں لیں، پھر اُسے دیدیں۔ اسی

طرح ساتوں عورتوں کا سوت جانچ کر کہا۔ حضور یہ سچی ہیں
بیشک ان کے پاس سوت ہی اور یہ اسی کام کے لیئے نکلی ہیں۔
عاقل بیگ کوتوال۔ حسین خاں۔ میرا خیال ہے کہ یہ عورتیں
بڑی پارسا اور باحیا ہیں مگر ان کے دماغ میں خلل بھی ضرور ہے
ایسا نہ ہو کہ کوئی بدمعاش ان کا سوت چھین کر چنپت ہو اور
یہ تلملاتی رہ جائیں۔ انہیں اسوقت ایک خالی دوکان میں
بند کر دو۔ اور اوپر سے قفل لگا کر کنجی ایک چوکی دار کے
حوالہ کر دو، وہ نماز کے وقت انہیں دوکان سے نکال کر
سیدواڑہ میں ان کے گھر تک پہنچا آئے اور ہمیں آکر خبر
دے۔ کوتوال کے حکم کی تعمیل ہوئی۔ چوکیدار نے کہا
یہ دوکان خالی ہے اور میں ایک دوکاندار سے جو اپنی
دوکان میں پڑا سو رہا تھا قفل کنجی مانگ لایا ہوں۔ کوتوال
نے اپنے سامنے دوکان میں عورتوں کو بند کروایا اور

بڑھ گیا۔ دوکان میں گھپ اندھیرا تھا، عورتوں نے اپنے
اپنے برقع چاندنی کی طرح بچھالئے اور اُسپر صبر شکر سے
پڑگئیں، کچھ دیر بعد اِس قید اور اندھیرے سے گھبرائیں
بولائیں اور ان میں سے ایک بولی بہنو کچھ بات چیت کرو،
نہیں تو دم گھٹ گھٹ کر نکل جائیں گے۔ دوسری نے کہا
اِس اندھیری گور میں بات چیت کیا خاک کریں۔ تیسری بولی
ہم سب کو ایک ہی جگہ رہتے ڈیڑھ برس ہو گیا۔ مگر ہم نے
آج تک نگوڑا نام بھی ایک دوسرے کا نہیں پوچھا۔ اُن
میں سے پہلی بولی بُوا اسی بندی کا نام بہبو دی بیگم ہے۔
دوسری نے کہا میرا نام بانو خانم ہے" تیسری بولی میرا نام
موتی بیگم ہے، چوتھی بولی میرا نام چاندنی بیگم ہے۔ پانچویں
بولی مجھ بدنصیب کا نام ماں باپ نے ستارہ رکھا تھا،
چھٹی بولی مجھ ناشدنی کا نام عقیلہ خاتون ہے، ساتویں

بولی میرا نام مبارک نساء ہے۔ مگر جس دن سے میاں نے طلاق دی نامبارک ہوگئی۔

بہبودی بیگم۔ اے ہاں بہن، جس دن گھر کرایہ پر لیا تھا تو بس اتنا سب نے کہا تھا کہ ہم سب کی مصیبت ایک ہی طرح کی ہے ساتوں کی ساتوں طلاقنیں ہیں، اور گھر والوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے۔ پر کسی نے یہ نہ بتایا کہ ان بندیوں کو طلاق ہوئی کس بات پر۔ آج پہاڑ سی رات کاٹنی ہے کیونکہ سردی کی رات ہے بڑی دیر میں سورج نکلیگا۔ ہمیں چاہیئے کہ باری باری سے سب اپنی بیتی کہیں، اور وقت کو گذاریں۔

بانو خانم۔ تو بہن یہ اشقلا تم ہی نے چھوڑا ہے بہبودی بیگم پہلے تم ہی اپنی بیتی سناؤ۔

بہبودی بیگم ہر ج کی کیا بات ہے۔ جو سب بانوں

کی یہی خوشی ہے تو پہلے میں ہی اپنی رام کہانی سناتی
ہوں، سنو!

پہلی طلاق

پہلا طلاقن

پہلی طلاقن نے کہا کہ بوا وہ بندی ایک شریف کی بیٹی ہے۔ جب میری شادی ہوئی اور میں اپنی سسرال میں آئی تو میرے کوئی ساس نند نہ تھی، فقط ایک میاں ہی کا دم تھا، اور وہ بادشاہ کے ہاں نوکر تھے۔ ایک روز وہ دربار کو جانے لگے تو مجھ سے کہنے لگے کہ آج میرے کپڑے اور دوشالہ اور مندیل وغیرہ نکال رکھنا۔ بادشاہ کے یہاں ایک ایلچی آنیوالا ہے اسکی وجہ سے ذرا اچھے کپڑے پہننے ہونگے، یا تو میں خود آکر بدل جاؤنگا یا خدمتگار سے منگالوں گا۔ میاں تو اتنا کہہ دربار کو سدھارے۔ میں نے اُن کے کہنے کے

بموجب اچھے سے اچھا دوشالہ اور کپڑے نکال کر
رکھ چھوڑے کہ میاں یا تو منگالیں گے یا یہیں آکر
بدل جائیں گے ، اس میں دوپہر ہوگئی - نہ میاں آئے
نہ خدمتگار کو بھیجا - میں نے ایک بکری پالی تھی اور اُس کا
مہرو نام رکھا - میں نے اس سے کہا کیوں بی مہرو دیا
میں میاں کی پوشاک دے آؤں گی - اُس نے اشارہ
سے کہا نہیں - میں نے بکری سے کہا تم یہ نہ سمجھنا کہ
میں یوں ہی دربار میں بھیجدوں گی - بناؤ سنگار کر دونگی
جو دربار والے بھی جانیں کہ فلانے کے ہاں سے بکری
آئی ہے - بس بی ، میں نے مہرو کو اپنے کپڑے اور سارا
سونیکا گہنا پہنا - دلہن بنا - اُس کے پیٹھ پر میاں کے
کپڑے باندھ گھر سے باہر نکال دیا کہ جاؤ بی مہرو میاں
کو کپڑے دے آؤ - شام کو میاں جو گھر آئے تو میں نے

ان سے کہا کہ تم میلے کپڑے کیوں پہن رہے ہو میں نے
تمہارے لیئے بی مہرو کے ہاتھ کپڑے بھیجدیئے میاں
نے کہا۔ ہائیں بی مہرو کون ؟ میں نے کہا وہی میری
بکری۔ کچھ یہ نہ سمجھنا کہ اُسے میں نے تمہارے پاس
برے حال بھیجا ہے۔ میں نے اُسے اچھے سے اچھا
اپنا کپڑوں کا جوڑا اور سارا سونیکا گہنا پہنا دیا ہے
جب دربار میں بھیجا ہے۔ اتنی بات سُن۔ میاں آگ
بگولا ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ ..... اے کم بخت
تیرے نے اپنا سارا گھر لٹا دیا۔ جا میرے ہاں تیرا کچھ کام
نہیں۔ میں نے تجھے طلاق دی۔ نیکی برباد گناہ لازم۔
میں نے میاں کے واسطے کپڑے بھیجے میاں نے اِس کا
یہ انعام دیا۔ اسے چاہو بے وقوفی خیال کرو یا قصور
مان لو۔

دوسری طلاق

دوسری طلاقن

دوسری طلاقن نے کہا۔ اے بوا تو نے بھلا اتنا بھی کیا، مجھ سے تو کچھ بھی نہیں ہوا اور میاں نے طلاق دیدی۔ میری رام کہانی یہ ہے کہ میاں کو روزگار نہ ملتا تھا، بیٹھا تھا، گھر میں فاقہ پہ فاقہ ہوتا تھا۔ تنگی ترشی سے بسر ہوتی تھی، ایک روز میاں سے کسی یار دوست نے کہا کہ کل تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہارا روزگار کرا دیں گے۔ میاں یہ بات سن خوشی خوشی گھر آئے اور کہنے لگے لو بی ہمارے ایک دوست نے اپنے روزگار کی ٹپس لگائی ہے۔ تم جانتی ہو، اور تو کپڑے نہیں ہیں جو پہن کر حاکم کے سامنے جاؤں تم ان کپڑوں کو صابن سے دھو تو

یہ سفید ہو جائیں گے۔ میں نے کہا اچھا، اور تہ بند باندھ کر میاں نے کپڑے اُتارے اور میرے حوالے کیئے اور کہنے لگے بھلا تم کیسے اچھے سفید دھوتی ہو میں مسجد میں بیٹھا ہوں تم اتنی دیر میں دھولو۔ میں نے سوچا جاڑے کا موسم ہے..... ٹھنڈے پانی سے کیا خاک میل نکلیگا۔ لاؤ تھوڑا پانی گرم کرلوں۔ مگر اس روز گھر میں ایندھن نہ تھا۔ اب میں حیران کہ اللہ پانی کس چیز سے گرم کروں مجھے جو یاد آیا میں نے میاں کی پگڑی چولہہ میں رکھدی اور پانی گرم کرلیا۔ مگر پانی تھوڑا تھا کپڑے سفید نہ ہوئے تو پھر میں نے پانی گرم کیا اور اب کی مرتبہ میاں کا انگرکھا چولہہ میں رکھہ دیا اور پھر کپڑے دھوئے مگر پھر بھی سفید نہ ہوئے تو میں نے پھر پانی گرم کیا۔ گھر میں ایندھن کے نام تنکہ نہ تھا۔ اب کی دفعہ میں نے میاں کا پاجامہ جلا دیا اور پھر بھی

میری مرضی کے موافق کپڑے سفید نہ ہوئے تو پھر میں نے
پانی گرم کیا اور اس مرتبہ میاں کا کرتہ جلا دیا خدا
خدا کر کے کپڑے سفید ہوئے۔ مگر تین کپڑے رہ گئے
ایک ٹوپی ایک کمربند ایک رومال۔ اتنے میں میاں آئے
اور کہنے لگے، کیوں بی کپڑے دھو لیئے میں نے کہا
ہاں، لو دیکھو، رومال لپٹا لپٹایا میاں کے سامنے رکھ
دیا میاں نے کہا تم نے تو دھوبی کو بھی مات کر دیا کھول
کے دیکھا تو کہا اور کپڑے کہاں ہیں۔ میں نے کہا ہوتے
کہاں سے۔ ٹھنڈے پانی سے میل اترتا نہیں، گھر میں
ایندھن کا نام نہیں لاچار ہو کر تمہاری پگڑی، پیجامہ
انگرکھا، کرتہ جلا کر پانی گرم کیا اور یہی رہ گئے جو دھوئے
میاں کو بہت غصہ آیا اور بہت نیلے پیلے ہوئے اور
کہا کم بخت جی تو یہ چاہتا ہے کہ تیری ناک چوٹی کاٹ کر

گھر سے نکالوں، لیکن خیر جامیں نے تجھے طلاق دی،
اپنا منہ کالا کر اور میرے گھر سے نکل جا۔ اور اتنی سی
بات پر مجھے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا۔

تیسری طلاقن

تیسری طلاق

تیسری نے کہا میری کہانی تم سب سے حسرت و افسوس کی ہے، اسوجہ سے کہ مجھ ناشدنی نے تو کچھ بھی قصور نہ کیا تھا، جس پر میاں نے گھر سے نکال دیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ میرا میاں گلاب اور بید مشک، کافور، زہر مہر اور زعفران ایسی مہنگی چیزوں کی سوداگری کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ اسے اس کام میں نفع بھی دیتا تھا۔ ایک بار میاں اور شہر سے چیزیں خرید کر اپنے گھر لایا کہ اپنے شہر کے سوداگروں کے ہاتھ ان چیزوں کو بیچ کر نفع اٹھاؤں گا جس روز میاں آئے اسکے دوسرے روز مجھ سے کہنے لگے کہ آج شہر کے دلالوں کو اور سوداگروں کو بلا کر لاؤں اور اپنا مال ان کو دکھاؤں اگر ان کے پسند

آگیا تو جلدی بک جائیگا - مگر تم نے گھر کو ایسا گندہ
کر رکھا ہے بس توبہ ہی بھلی ہے - میں نے کہا ہاں یہ
تم سچ کہتے ہو، اب کے میں نے گھر لیپا پوتا نہیں ہے
آخر اب جو تم جاؤ گے تو تیسرے پہر واپس آو گے اتنی
دیر میں گھر لیپ پوت رکھوں گی - بس بی میاں تو باہر
سدھارے اور میں نے لیپنے پوتنے کا سامان کیا، میاں
جس قدر زعفران لائے تھے اسے ناندہ میں ڈال اور گلاب
اور عرق بید مشک اور کیوڑہ و عنبر سے ترکر کے سارا گھر
لیپ ڈالا - اور زہر مہرہ اور طباشیر سے سارے مکان
پر قلعی کر دی - تیسرے پہر کو میاں آئے اور کہنے لگے
پردہ کر لو، سوداگر آگئے ہیں انہیں گھر میں لاکر جنس
دکھاؤں - میں نے کہا میاں اب رہا کیا ہے جو
دکھاؤ گے، میں نے گلاب، بید مشک، زعفران

لینے پوتنے میں خرچ کر دیا ہے وہ شیشے خالی پڑے
ہیں۔
باہر جو سوداگر کھڑے تھے وہ کہہ رہے تھے کہ میاں اب کے
سوداگر بہت اچھا مال لائے ہیں۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
خوشبوؤں کا چھڑکاؤ کر دیا ہے مشک آنست کہ خود ببوید
نہ کہ عطار بگوید۔ میاں نے لاچار ہو کر ان لوگوں
سے کہا کہ آپ نے بڑی عنایت کی جو قدم رنجہ کیا۔
مگر اسوقت تو دام کی کنجی کھو دی گئی ہے۔ اسوجہ سے
مجبور ہوں، میں کنجی تلاش کر لوں پھر آپ صاحبان کو
بلا کر دکھا دونگا۔ میاں لوگوں کو رخصت کر کے گھر میں
آئے اور سر میں دو ہتڑ مار کر کہا خدا تجکو غارت کرے
مردار تو نے میری ساری عمر کی کمائی ڈبو دی، تو نے
مجھکو بھیک مانگنے کے قابل کر دیا۔ اب تیرا میرے ہاں

ہاں کچھ کام نہیں - جہاں تیرے سینگ سمائیں وہاں
تو جا اور یہاں سے کالا منہ کر میں نے تجھ کو طلاق دی
بس ہوا - اتنی سی بات پر میاں نے طلاق دے کر
گھر سے نکال باہر کیا -

چوتھی طلاق

چوتھی طلاقن

چوتھی نے کہا۔ بوا تم سے تو اتنی بھی خطا ہوئی۔ میں تو بالکل بے قصور نکالی گئی۔ ہم دو بہنیں تھیں، اور ہماری ماں نے ہماری دونوں کی شادی تھوڑی عمر میں کر دی تھی، اللہ کا حکم ہماری ماں بیمار پڑیں، اور مرض نے ایسا طول پکڑا کہ زندگی کی آس جاتی رہی میں نے سنا تو سسرال سے دوڑی گئی، اور چھوٹی بہن بھی آئی۔ باپ ہمارے پہلے مر چکے تھے۔ ایک ماں کا دم تھا، وہ سدھارنے لگیں تو میں نے اپنے میاں سے کہا۔ یہ تو میں جانتی ہوں کہ اماں بچیں گی نہیں۔ لیکن میرا یہ جی چاہتا ہے کہ ان کا علاج کر کے جی کی حسرت

نکال لیں، اس لیئے اپنا پیسہ خرچ کر کے ان کا علاج
کریں، شاید جان بچ جائے۔ آخر کار میرے پاس
جو کچھ نقد روپیہ زیور تھا، سب خرچ کر ڈالا، لیکن اماں
اچھی نہ ہوئیں، ان کا انتقال ہو گیا، گور گڑھا بھی میں نے
کیا۔ پھول، دسواں، بیسواں، چالیسویں میں بھی خوب
خرچ کیا۔ چالیسویں کے بعد میاں مجھ سے کہنے لگے کہ
سنو تبی جو کچھ ہمارے پاس تھا والدہ صاحبہ کے علاج
میں صرف کر دیا۔ اور ان کے سامان کے اب دو حصے ہونگے
ایک حصہ تمہیں ملیگا اور ایک تمہاری بہن کو اور ہم کو ہمیں
نقصان رہیگا۔ میں تمہیں سمجھائے دیتا ہوں کہ حصہ ہونے
سے پہلے کوئی بھاری چیز چھپا دینا تاکہ وہ تقسیم میں نہ
آئے۔ اور ہمیں تمہیں تقسیم میں نقصان نہ رہے۔
میں نے کہا بہت اچھا۔ میں نے اُٹھ کر ہر چیز کو جانچا اور

اور خیال کیا کہ جو سب سے بھاری چیز ہو اُس کو چھپا دوں
اِس لیئے اماں کا صندوقچہ اُٹھایا۔ وہ بھی اُٹھ آیا۔
صندوق اُٹھائے وہ بھی سرک گئے۔ پٹاری اُٹھائی
وہ بھی اُٹھ آئی۔ غرض کوئی چیز بھاری نہ تھی، جو چیز
اُٹھاتی تھی وہی اُٹھ آتی تھی، مگر کوٹھری میں ایک پتھر
کی ٹوٹی پڑی تھی۔ وہ میں نے اُٹھانی چاہی لیکن وہ اپنی
جگہ سے ہلی تک نہیں۔ میں نے کہا اِس سے بھاری کوئی
چیز نہیں، اسی کو چھپا دینا چاہیئے۔ اور اسے چھپا دیا۔
اور میں نے ان سے کہا، میاں دونوں کی کلفت دور
ہو جائیگی، ایسی چیز بھاری چھپا دی ہے۔ تم سارا مال
اسباب اور مکان چھوٹی بہن کو دیدو، ہمیں وہی مال
بہتا ہے۔ میاں نے کہا اچھا۔ جب دوسرے روز
سب بڑوں نے ملکر مال تقسیم کرنا چاہا تو میں نے اور

میرے میاں نے کہا۔ ہم بس لائق ہیں جو کچھ خدمت ہم سے والدہ ماجدہ کی ہو سکی کی اور بعد ان کے جو کچھ ہم سے بن پڑیگا اُن کے نام دیں گے۔ اب ہمیں ان کے اسباب وغیرہ میں سے کچھ حصہ نہیں چاہئے۔ سرچند کہ ہمیں حصہ پہنچتا ہے مگر ہم نے اپنی بہن کی غریبی دیکھ کر اپنا حصہ اسے دیدیا۔ اور میں نے سب چیزوں سے لادغوی لکھدیا۔ جب سب مہمان اپنے اپنے گھر گئے اور میں اپنے گھر چلنے لگی میاں نے کہا۔ لاؤ وہ چیز کیا ہے۔ میں نے کہا واہ لو اور سنو وہ بھی ایسی چیز ہے جو مجھ اکیلی سے اُٹھتی، چلو میں دکھاؤں کوٹھری میں لیجاکر میاں کو وہ پتھر کی ٹولی دکھائی، میاں نے دیکھکر کہا یہ کیا ہے۔ میں نے کہا وہی جو تم نے کہا تھا کہ بھاری سی چیز چھپا دینا۔ میں نے یہی کیا۔ اس سے بہاری کوئی

چیز گھر میں نہ تھی جو میں چھپاتی، میاں نے میری اس حرکت
سے سر پیٹ لیا، اور کہا کمبخت افسوس تو نے اپنا گھر برباد
کر دیا مجھے کسی قابل نہ رکھا تو اس قابل ہے کہ تھوتے
تیروں سے اڑوائی جائے۔ جا میں نے تجھے طلاق دیدی
میرے گھر سے نکل جا اب تم ہی بتاؤ کہ یہ بھی کوئی قصور تھا؟

پانچویں طلاقن

پانچویں طلاقن

پانچویں بولی میری داستان بھی سننے کے قابل ہے، میرے میاں نے ایک دن پاؤ سیر کھانڈ مجھے لاکر دی اور کہا میں تو نوکری پر جاتا ہوں تم اس کھانڈ کا حریرہ بنا کر رکھنا۔ مگر ذرا بہت سا بنانا۔ اور میٹھا بھی ہو، یہ کہہ کر میاں تو نوکری پر سدھارے۔ اور میں نے سوچا کہ میاں کا کہنا کرنا چاہیئے۔ وہ کہہ گئے ہیں۔ بہت سا بنانا پتیلے میں بناؤں گی تو ایسا کیا بہت سا بنے گا۔ پھر میں نے سوچا بڑے پتیلے میں بناؤں مگر وہ بھی کچھ ایسا بڑا نہ تھا۔ پھر میں نے کہا، میرے ہاں تو کوئی ایسا بڑا باسن نہیں ہے۔ جس میں بہت سا حریرہ بنے۔ آخر سوچتے سوچتے یہ بات

سمجھ میں آئی کہ کنوئیں سے بڑا یاسن کہاں سے آئیگا
اُسمیں بناؤں۔ گھر کے دروازہ پر کنواں موجود تھا۔ کنوئیں
پرگئی اور اسکا نام لے وہ پاو سیر کھانڈ کنوئیں میں ڈال دی
مگر اس کا پانی جو میں نے چکھا تو بالکل پھیکا تھا۔ پھر میں نے
بازار سے تھوڑی کھانڈ منگوا کر ڈال دی۔ مگر پھر وہی
پھیکے کا پھیکا رہا۔ بوا رات تھوڑی ہے اور کہانی بڑی ہے
اصل یہ ہے کہ جو کچھ میرے پاس نقد روپیہ تھا۔ اسکی کھانڈ
منگوا کر ڈالدی مگر نام کو میٹھا نہ ہوا۔ پھر میں نے اپنا گہنا
بیچ کے اسکی کھانڈ منگائی اور کنوئیں میں ڈال دی۔ پھر بھی
حریرہ پھیکا ہی رہا، لاچار ہو کر میں نے مکان شفع کے ہاتھہ
بیچ ڈالا۔ اور مکان کا قبالہ لاکر حوالہ کیا۔ اور اسکی قیمت
کی بھی کھانڈ منگوا کر ڈال دی۔ مگر کنوئیں کا پانی میٹھا نہ
ہونا تھا نہ ہوا۔ جیسا کا تیسا رہا آخر کنوئیں پر سے اُٹھ

کر گھر میں آگئی ، اتنے میں میاں نوکری پر سے تشریف
لے آئے اور کہا کہو کھانا وانا پکایا - حریرہ بنا لیا - میں نے
مری زبان سے کہا ہاں بنا لیا ، تو اُنہوں نے کہا کھانا لاؤ
میں نے کہا یہاں حریرہ نہیں گھر سے باہر چلو ، میاں نے
کہا یہ کیا کہتی ہو - میں نے کہا ذرا صبر کرو - میرے ساتھ چلو
پھر میاں کو لے کنوئیں پر پہنچی اور ڈول میں پانی بھر کر میاں
کو تھوڑا سا پلایا - میاں نے کہا - آج تمہیں کیا ہو گیا ہے
میں نے تم سے حریرہ مانگا ، تم نے مجھے کنوئیں پر لا کر
پانی پلا دیا - میں نے کہا لو اور سنو تم ہی تو کہہ گئے
تھے کہ بہت سا بنانا - مجھے - اس سے بڑا باسن کوئی بھی
نہ ملا اور یہ جو تم کہتے ہو ، حریرہ میٹھا کیوں نہیں - اسمیں میرا
قصور کچھ بھی نہیں ، جو کچھ میرے پاس نقد روپیہ تھا ، اسکی
میں نے کھانڈ خرید کر ڈال دی مگر میٹھا نہ ہوا ، گھنا بیچ ڈالا

مکان کا قبالہ دیکر اور کھانڈ لیکر کنوئیں میں ڈالدی مگر حرہ
ٹھیک نہ بنا میاں نے جو یہ سنا تو مارے غصہ کے تھرا گئے
اور کہنے لگے ہائے بدنصیب تو نے خود اپنا گھر برباد کیا
بس اب مجھے تیری صورت دیکھنی روا نہیں جا میں نے
تجھکو طلاق دی۔ اپنا راستہ لے۔

(۵)

چھٹی طلاق

چھٹی طلاق

چھٹی نے کہا، اس بندی کے میاں نے بھی بے وجہ طلاق دی مگر اس سے کیا گلہ ہے یہ تقدیر کا لکھا ہے سنو بہنوں میرا میاں ایک ہوت والا آدمی تھا، اچھی طرح سے اوقات بسر کرتا تھا شہر کے بہت سے بھلے مانسوں سے ملاقات تھی، دو چار شریف آدمی ہر وقت ان کے پاس بیٹھے رہتے تھے ایک دن انہوں نے اپنے یار دوستوں کی دعوت کرنی چاہی اور بہت کھانے پکوائے مگر یہ کھانے زنانہ مکان میں ہوئے تھے۔ جب کھانیکا وقت آگیا تو میاں نے مجھ سے کہا کہ میں تو یار دوستوں کو بلانے جاتا ہوں، تم سامنے والے دالان میں، فرش، چاندنی گاؤ تکیہ قالین بچھا کر دسترخوان

پر کھانا نکال کر آراستہ کر دینا۔ خیر، میاں تو باہر گئے۔ میں نے جو ایک دیگ کھول کر دیکھی تو اُسمیں مزعفر تھا اور اسمیں اِسقدر گھی اور خوشبو تھی، جسکی ہوا نے میرے ہوش اُڑا دیئے، اسی طرح میں نے بریانی پلاؤ۔ چلاؤ، متنجن، موقوتی، سب کو دیکھا اور ان میں اِسقدر اور خوشبو پائی کہ میں حیران رہگئی۔ دلمیں کہنے لگی تیری امان میاں کی عقل پر کیسا پردہ پڑ گیا ہے۔ جو اُنھوں نے ایسے عمدہ کھانے پکوائے ہیں کہ آدمی مزے کے مارے پاؤ بھر کی جگہ آدہ سیر کہا جائے اور کھا کر ہیضہ کرے اور ہیضہ کر کے پھر کیا بچے۔ اپنی جان سے جائے میاں نے دوستی کے پردے میں دشمنی کر رکہی ہے اور اپنے حق میں بھی کانٹے بوئے ہیں۔ جب کھانیوالے کھا کر مریں گے تو لوگ کہیں گے کہانوں میں زہر دیا۔ نیکی برباد گنہ لازم

بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان۔ نوج
ایسا کھانا کوئی نہ ہار کرے اور اپنے جی سے جائے
میری سمجھ میں یہی آیا کہ میں نے جلدی جلدی وہ کھانے
قاشوں اور لگنوں میں بھر کر دیوار کے نیچے کوڑے پر
ڈال دیئے۔ اور ایک ماشہ نہ چھوڑے۔ گھڑی بھر کے
بعد میاں آئے اور کہنے لگے بیگم تم نے کھانا وانا نکالا
میں تو سب دوستوں کو لے آیا میں نے کہا بہت
اچھا کیا جو لے آئے تم میرے ساتھ کوٹھے پر چلو اور
میاں کو کوٹھے پر لیجا کر میں نے دکھایا کہ میں نے تمام
کھانے کوڑے پر پھینک دیئے۔ میاں نے جھلا کر
کہا کم بخت تو نے یہ کیا کیا۔ میں نے کہا بھلا میاں
تم اتنا نہ سمجھے کہ ایسے موذی کھانے کھا کر آدمیوں
کو ہیضہ ہونگے بند لگیں گے۔ زہر باد تخم ہونگے،

اور تمہارے دشمنوں پر آفت آئیگی۔ میاں نے یہ معاملہ سنا
تو آئیں تو جائیں کہا اور جو کچھ زبان میں آیا بُرا بھلا کہا،
اور طلاق دیکر گھر سے باہر نکال دیا۔ اُس دن سے میں
نگوڑی تم بہنوں کے ساتھ چرخہ کات کات کر زندگی کاٹ
رہی ہوں۔

ساتویں طلاق

ساتویں طلاقن

ساتویں بولی، تم سب بہنوں نے اپنی اپنی طلاق کے قصے بیان کئے تو مجہپر بھی لازم ہے کہ میں بھی تم سے اپنا حال نہ چھپاؤں۔ سنیئے میرا میاں پردیس میں نوکر تھا برس دو برس میں رخصت ملجاتی تھی تو گھر آیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میاں کو کئی برس تک رخصت نہ ملی اور گھر آنا نہ ہوا، ان کی جدائی میں میرا جی ایسا گھبرایا کہ دیوانی ہوگئی، رات دن روتی تھی اور میاں کی یاد میں یہ شعر پڑھتی تھی، ؎

آتشِ غم سے نہ ہو کیونکر کلیجہ جل کباب
ابر ہے مینا ہے، مے ہی ہاے ساقی تو نہیں

لو کبھی آپ ہی آپ کہتی میاں نے ایسا پردیس لیا، گھر کو جواب دیدیا۔ میری ایک رفیق لونڈی تھی وہ مجھے بیتاب دیکھ کر کہنے لگی۔ یہ حسن و جوانی، اس پر یہ غم ستم ہے ستم ہے ستم۔ گھبرائیے نہیں، انشاءاللہ میاں جلدی سے آئیں گے۔ میں نے کہا ری دیوانی، تیرے دل پر محبت کی چوٹ ہی نہیں لگی۔ ورنہ ایسی باتیں کاہے کو کرتی۔ نادان

ے

شبانِ ہجراں دراز چوں زلف و روزِ وصلش چو عمر کوتاہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسی کاٹوں اندھیری رتیاں

وہ جب تک آئیں گے ہم مر جائیں گے، لونڈی بولی۔ بیلا سے کوئی تدبیر میاں کے پاس چلنے کی نکالو۔ میں نے کہا میں بھی یہی سوچ رہی ہوں کہ میاں کے پاس کیونکر پہنچیں، کالے کوسوں کی بات ہے اور بیچ میں دریا

پڑتا ہے، لاؤ اِس سے تو یہی بہتر ہے کہ اپنے گھر میں ہی دریا
بنالیں، لونڈی نے کہا واری گئی، صدقہ گئی، آپ نے یہ بات
خوب نکالی اپنے گھر میں دریا بنالیں کیونکہ دریا تو پار اترنا ہے وہ نہ
ہوا یہ ہوا۔ بس جو کچھ میرے پاس نقد جنس تھا سب خرچ
کر دیا۔ اور گھر ڈھوا کر ایک حوض بنوالیا اور اُسے پانی
سے بھروالیا۔ اور اس میں دو تختے ڈال ایک پر میں سوار
ہو گئی دوسری پر لونڈی کو سوار کیا اور اللہ کا نام لے میاں
کے پاس چلدی، دن رات ہم تختوں پر پڑے بہتے تھے۔
اِس میں دو تین مہینے گذر گئے۔ میری لونڈی ایسی بدذات
تھی کہ اپنا تختہ میرے تختے سے آگے نکال لے جاتی تو
میں کہتی بھلا بے غیرت تو یہ چاہتی ہے کہ میاں کے پاس
مجھ سے پہلے پہنچے۔ دیکھ تو سہی میں تجھے کب پہلے پہنچنے
دیتی ہوں، یہ کہہ کر اُس کا تختہ پکڑ کر گھسیٹ لیتی اور جو

کبھی میرا تختہ لونڈی کے تختہ سے ہوا آگے کر دیتی تو لونڈی چلا کر
کہتی بیوی یہ سہی نہیں ہے کہ آپ میاں کے پاس پہنچ جائیں اور میں
اکیلی دریا میں رہ جاؤں مجھے اپنے ساتھ لے چلئے۔ اسی کشمکش
میں میاں بھی پردیس سے آن پہنچے مگر اپنے مکان کا نشان نہ ملا
تو انھوں نے اپنے محلہ والوں سے کہا یہاں میرا بھی مکان تھا۔
محلہ والوں نے خدا ان کا نیم ناس کرے میرے میاں سے کہا کہ
آپ کا مکان یہاں ضرور تھا مگر آپکی گھر والی سٹرن ہو گئی ہے
گھر کھدوا کر تالاب بنوالیا ہے اسمیں ایک تختہ پر آپ سوار ہے
اور دوسرے پر اپنی لونڈی وفادار کو بٹھایا ہے رات دن
اسی میں کاٹتی ہیں۔ یہ بات سن کر میاں کے پاؤں تلے کی
زمین نکل گئی اور انہوں نے آکر دیکھا تو سچ مچ بیوی اور لونڈی
کو تختہ پر سوار پایا۔ بڑی مشکل سے بیوی اور لونڈی کو تالاب
سے نکالا اور کہا کہ بیوی شاید تمہیں سودا ہو گیا تھا جو تم نے

گھر کا گھر واکر ڈالا۔ میں نے کہا۔ ہاں تمہاری محبت کا
سودا ہو گیا ہے۔ آپ تو کوہ قاف کو چلے جاتے ہو اور
ہمیں جلانے کو یہاں چھوڑ جاتے ہو، پھر میں نے دیکھا کہ تم
گھر والے کو آگ لگا کر چلے گئے اور آپ کا نام ہی نہیں لیتے تو
میں نے کہا بلا سے لاؤ میں ہی ان کے پاس جا کر اپنا دکھڑا روؤں
کہ میاں کوئی، مرد اگھر کو ایسا بھول جاتا ہے کہ کبھی بھولے سے خط
بھی نہیں بھیجتا ہے۔ میاں نے کہا میں نے تیری بکواس
سن لی، تجھے شیخ سعدو کا سایہ ہو گیا ہے تو نے میرا لاکھ کا
گھر خاک کر دیا۔ تو میرے قابل نہیں ہے۔ میں نے تجھکو طلاق
دی، اتنے میں صبح ہو گئی، مؤذن نے کہا اللہ اکبر
چوکیدار نے آکر قفل کھولا اور ان طلاقنوں کو نکال کر کوتوال
کے کہنے کے موافق ان کے گھر پہنچا دیا۔

تمت

کولتار مضحکہ خیز اور پُراسرار ناول شوخ و شنگ لڑکیوں کی چھیڑ چھاڑ اور ایک عورت کی دردناک زندگی۔ قیمت دو روپے عہ

شریر بیوی۔ ایک خاتون کی معصوم شرارتیں اس قدر دلچسپ کہ کتاب چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا چار تصویریں اور رنگین سرورق قیمت عہ

روح ظرافت۔ انگوٹھی کی مصیبت اور دیگر مزاحیہ مضامین کا مجموعہ۔ ہر افسانہ ظرافت کی روح ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت عہ

کمزوری۔ عورت کی کمزوری فطرت کس مرد کے بہکانے میں آجاتی ہے۔ ابتدائی حصہ ہنسانے والا اور آخری حصہ رُلانیوالا قیمت عہ

دیکھا جائیگا۔ عشق و ہوس میں امتیاز کس طرح ہوا؟ ایک حسین مالدار لڑکی کے تین عاشقوں کی داستان کامیابی کیسے اور کیسے ہوئی۔ قیمت ایک روپیہ عہ

نوٹ:۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

ملنے کا پتہ:۔ شاہجہاں بک ڈپو جامع مسجد دہلی

تفویض - ایک بی اے پاس خاتون کی شادی مسجد کے مُلّا سے ہو جاتی ہے کیسی گذرتی ہے؟ انجام کار کیا ہوتا ہے۔ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ قیمت ۵ر محصولڈاک بذمہ خریدار۔

مرزا جنگی - لکھنؤ کے بانکے مرزا جنگی اور اُن کے احباب کا ایک نہایت دلکش ڈرامہ۔ واجد علی شاہ کے زمانہ کے لکھنؤ کی ایک جھلک قیمت ۱ر

قرآن اور پردہ - قرآن شریف کی آیات سے دکھایا گیا ہے کہ پردہ کسے کہتے ہیں اور اُس کے متعلق کیا کیا احکام ہیں۔ قیمت ۴ر

حدیث اور پردہ - حدیث شریف کے مستند حوالوں سے پردہ کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ عورتوں اور مردوں کیلئے ضروری ہے۔ قیمت ۴ر

گناہ کی راتیں - سات عورتوں نے اپنے گوہر عصمت کو کس طرح کھویا؟ وہ کیوں اس پر مجبور ہو گئیں۔ عورت کی بے بسی دیکھئے۔ قیمت ۴ر

ملنے کا پتہ :- شاہجہاں بک ڈپو جامع مسجد دہلی

طوفان ظرافت۔ مزاحیہ قصائد کا چھوٹا سا مجموعہ اس طرز کے قصائد آج تک اُردو زبان میں نہیں لکھے گئے۔ قیمت ۲ر

من کی آگ۔ سرمایہ دار اور مزدور حُسن و عشق اور سوسائٹی کا عبرت انگیز ڈرامہ۔ قیمت چھ آنہ ۶ر علاوہ محصول ڈاک۔

سرگذشت عروس۔ نارضامندی کی شادی اور انمل بے جوڑ رشتوں کی وجہ سے کس قدر ناگوار صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ دلچسپ اور عبرت انگیز آپ بیتی۔ قیمت ۴ر

چار چاند۔ دلی کی ٹکسالی و نتھری ستھری زبان کا لطف اگر آپ اُٹھانا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو طلب کیجئے جو حضرت غزالی مرحوم کی تصنیف ہے ۸ر

دلی کا آخری دیدار۔ ۱۸۵۷ء کے غدر سے پہلے دلی کی سوسائٹی کیا تھی۔ لال قلعہ جب آباد تھا تو اس چمنستان میں کیسی بہار تھی؟ سو سال پہلے کی ایک جھلک دیکھئے۔ قیمت ۱۲ر

ملنے کا پتہ:۔ شاہجہاں بک ڈپو جامع مسجد دہلی

گھر یا بھاڑ

جناب مرزا عظیم بیگ چغتائی کا تازہ ترین شاہکار

لنگران کے عجیب و غریب واقعات شاہ لنگران کے مظالم بیگمات کی سپتا شہزادیوں کے ساتھ جبر و تشدد ایک گنوار کے ساتھ شہزادی کی زبردستی شادی، اور اس کے مضحکہ خیز واقعات۔ عالی شان محلوں میں زندگی و موت کے ہولناک مناظر۔ آپ اس کتاب کے مطالعہ میں محو ہو جائیں گے۔

ضخامت تقریباً ۳۰۰ صفحات قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ :- شاہجہاں بک ڈپو جامع مسجد دہلی